رسالہ نمبر: 64

گانوں کے 35 کُفریہ اَشعار

❀ اُونٹوں نے مست ہو کر دم توڑ دیا 2 ❀ کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ 5
❀ بندر و خنزیر 6 ❀ مُوسیقی کی آواز سے بچنا واجِب ہے 9
❀ فون کی میوزیکل ٹیونز سے توبہ کیجئے 10 ❀ تجدیدِ ایمان و نِکاح کا طریقہ 27-29
❀ حالتِ اِرتِداد میں ہونے والے نِکاح کا مسئلہ 30

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

مدنی چینل دیکھتے رہئے

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحمت نازل فرما! اے عظمت اور بزرگی والے!

(مُستَطرَف ج ۱ ص ۴۰ دار الفکر بیروت)

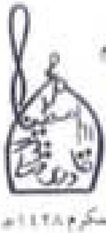

طالبِ غم
مدینہ
بقیع
و
مغفرت
۱۲ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ: گانوں کے 35 کفریہ اشعار

پہلی تا چھٹی بار: ۱۴۳۰ھ/2009 تا ۱۴۳۴ھ/2013ء تعداد: 102000 (ایک لاکھ دو ہزار)

ساتویں بار: جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ، مارچ 2014ء تعداد: 25000 (پچیس ہزار)

ناشر: مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی۔

مدنی التجا: کسی اور کو یہ رسالہ چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

کتاب کے خریدار متوجّہ ہوں

کتاب کی طباعت میں نُمایاں خرابی ہو یا صَفْحات کم ہوں یا بائنڈنگ میں آگے پیچھے ہو گئے ہوں تو مکتبۃ المدینہ سے رُجوع فرمائیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

گانوں کے 35 کُفریہ اَشعار[1]

شیطان لاکھ روکے مگر یہ رِسالہ مکمَّل پڑھ لیجئے اگر قُصُور وار ہوئے اور دل زندہ ہوا تو شاید نَدامت سے آپ رو پڑیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرَّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے **لوگو!** بے شک بَروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت **دُرُود شریف** پڑھے ہوں گے۔

(فردوسُ الاخبار ج۲ ص ۴۷۱ حدیث ۸۲۱۰ دار الفکر، بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1] یہ بیان امیر اھلسنت (دامت برکاتہم العالیہ) نے تبلیغ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی اجتماع (۲۰،۲۱،۲۲ شوال المکرم ۱۴۲۶ھ مدینۃ الاولیاء ملتان) میں شب اتوار فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضر خدمت ہے۔ پیش کش: مجلس مکتبۃ المدینہ

اُونٹوں نے مست ہو کر دم توڑ دیا!

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ایک بار قبیلۂ عَرَب کے سردار کے مہمان خانہ میں پڑاؤ کیا، وہاں ایک حبشی غلام زنجیروں میں جکڑا ہوا دھوپ میں پڑا تھا، تَرس کھاتے ہوئے میں نے سردار سے کہا: یہ غلام مجھے بَخْش دیجئے۔ سردار بولا: عالی جاہ! اِس غلام نے اپنی مَسحُور کُن سُرِیلی آواز سے میرے کئی **اُونٹ** مارڈالے ہیں! قِصّہ یوں ہے کہ میں نے اِس کو کھیت سے اناج وغیرہ لانے کیلئے چند **اُونٹ** دیئے اِس نے ہر **اُونٹ** پر اُس کی طاقت سے دُگنا بوجھ لادا اور راستے بھر **گاتا** رہا جس سے **اُونٹ** مَسْت ہو کر دوڑتے ہوئے بے حال ہو کر واپس آئے، اور رفتہ رفتہ سبھی **اُونٹوں نے دم توڑ دیا!** حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یہ سُن کر میں بے حد مُتَعَجِّب ہوا کہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے! دَرِیں اَثْنا (یعنی اتنے میں) تین چار دن کے پیاسے چند **اُونٹ** گھاٹ پر پانی پینے آئے، سردار نے **حبشی غلام** کو حکم دیا: **گانا** شروع

کر۔ اُس نے نہایت ہی **خوش اِلحانی** کے ساتھ اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اونٹوں پر کیفیت طاری ہوئی وہ پانی پینا بھول گئے، مستی میں جھومنے لگے اور پھر بے تابانہ جنگل کی طرف بھاگنے لگے۔ اس کے بعد سردار نے غلام کو آزاد کر کے مجھے بخش دیا۔

(ماخوذ از کشف المحجوب ص ٤٥٤ نوائے وقت پرنٹرز مرکز الاولیاء لاھور)

اچھے اشعار سُننا ثواب ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! خوش اِلحان انسان کی آواز میں کتنا جادو ہوتا ہے کہ اُس کی سُریلی آواز سے انسان تو انسان حَیوان بھی مَست ہو جاتے ہیں۔ جائز اشعار مَثَلاً حمد، نَعت اور مَنقَبت وغیرہ جائز طریقے پر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننا باعثِ ثواب اور بُرے اشعار جیسا کہ فلموں کے **فحش گانے** وغیرہ سننا سببِ عذاب ہے۔ حضرتِ **سیِّدُنا داؤد** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو خوش اِلحانی کی نعمت عطا ہوئی تھی اور آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی آواز کے ساتھ چرندے پرندے بھی تسبیح کرتے تھے چنانچہ پارہ 17 سورۃُ الْاَنْبِیَاء

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

آیت 79 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ترجمۂ کنزالایمان: اور داؤد کے ساتھ پہاڑ مسخّر فرمادیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس آیت کے تحت تفسیر نورُ العِرفان میں فرماتے ہیں: ''اِس طرح کہ پہاڑ اور پرندے آپ علٰی نَبِیِّناوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ساتھ ایسی تسبیح کرتے تھے کہ سننے والے ان کی تسبیح سنتے تھے۔ ورنہ شَجَر و حَجَر (تو) اللہ عزوجل کی تسبیح کرتے ہی رہتے ہیں۔'' (نور العرفان ص ۵۲۳)

داؤد علیہ السلام کی دلکش آواز کے کرِشمے

حضرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: **اللہ وَدُود** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ **سیِّدُنا داوٗد** علٰی نَبِیِّناوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو اِس قدر نواز ا تھا کہ آپ کی خوش اِلحانی کے باعِث چلتا ہوا **پانی** ٹھہر جاتا، **چرندے** اور جانور آوازِ مبارَک سن کر پناہ گاہوں سے باہر نکل آتے، اُڑتے **پرندے** گر پڑتے اور بسا اوقات

ایک ایک ماہ تک مدہوش پڑے رہتے اور دانہ نہ چُگتے ، شِیر خوار **بچّے** نہ روتے نہ دودھ طلب کرتے ، کئی اَفراد فوت ہو جاتے حتّٰی کہ ایک بار آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی پُرسوز آواز کے سبب بہُت سارے افراد دم توڑ گئے ۔ شیطان یہ سب کچھ دیکھ کر جل بُھن کر کباب ہوا جارہا تھا بِالآخراُس نے بانسری اور طَنبورہ بنایا اور **حضرتِ سیِّدُنا داوٗد** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے رَحْمتوں بھرے اجتماع کے مقابلے میں اپنا نُحوستوں بھرا اجتماع یعنی **محفلِ مُوسیقی** کا سلسلہ شُروع کیا۔ اب سامِعینِ داوٗدی دُو گُروہوں میں مُنْقَسِم ہو گئے ، سعادت مند **حضرات حضرتِ سیِّدُنا داوٗد** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہی کو سنتے جبکہ بد بخت اَفراد گانے باجوں اور راگ رنگ کی محافِل میں شرکت کر کے اپنی آخرت خراب کرنے لگے۔

(ماخوذ از کشف المحجوب ص ۴۵۷)

کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائیگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! **گانے باجے** سننا سنانا شیطانی اَفعال ہیں ، سعادت مند مسلمان ان چیزوں کے قریب بھی نہیں پھٹکتے ۔

گانوں باجوں سے بچنا بے حد ضروری ہے کہ اِس کا عذاب کسی سے بھی نہ سَہا جا سکے گا۔ **حضرتِ** سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے: ''جو شخص کسی گانے والی کے پاس بیٹھ کر گانا سنتا ہے قِیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے کانوں میں **پگھلا ہوا** سیسہ اُنڈیلے گا''۔ (کنزُ العُمّال ج ۱۵ ص ۹۶ حدیث ۴۰۶۶۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

بندر و خِنزیر

عُمدَۃُ القاری میں ہے، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پروردگار غیبوں پر خبردار، شَہَنْشاہِ اَبرار، ہم غریبوں کے غمگُسار، ہم بے کسوں کے مددگار، صاحِبِ پسینۂ خوشبودار، شفیعِ روزِ شُمار، جنابِ **احمدِ مختار** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: آخِر زمانہ میں میری اُمّت کی ایک قوم کو مَسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا۔ **صَحابۂ کرام** علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم خواہ وہ اِس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ آپ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم

فرمانِ مصطفٰے :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔فرمایا: ہاں خواہ نَماز یں پڑھتے ہوں، روزے رکھتے ہوں، حج کرتے ہوں۔عرض کی گئی: ان کا جُرم کیا ہوگا؟ فرمایا: وہ عورَتوں کا گانا سنیں گے اور باجے بجائیں گے اور شراب پئیں گے اسی **لَھو و لَعِب** (یعنی کھیل کود) میں رات گزاریں گے اور صبح کو **بندر** اور **خنزیر** بنادیئے جائیں گے۔ (عُمدَۃُ القاری ج ۱۴ ،ص ۵۹۳ دارالفکر بیروت)

سُرخ آندھیاں

حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب میری اُمت **پندرہ**[۱۵] خصلتیں اختیار کرلے گی تو اس پر آفتیں اور بلائیں نازل ہوں گی عرض کی گئی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم وہ کون سی خصلتیں ہیں؟ فرمایا: ﴿۱﴾ جب مالِ غنیمت کو ذاتی دولت بنالیا جائے اور ﴿۲﴾ امانت کو مالِ غنیمت بنالیا جائے اور ﴿۳﴾

زکوٰۃ کو جُرمانہ سمجھا جائے اور ﴿۴﴾ آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ﴿۵﴾ ماں کی نافرمانی کرے اور ﴿۶﴾ دوست کے ساتھ بھلائی کرے اور ﴿۷﴾ باپ کے ساتھ بے وفائی کرے اور ﴿۸﴾ مساجد میں آوازیں بُلند کی جائیں (یعنی مسجِدوں میں دنیاوی باتوں کا شور، لڑائیاں جھگڑے ہونے لگیں۔ نعت خوانی، ذکرُ اللہ کی مجلسیں، میلاد شریف، ذکر کے حلقے تو حُضور (علیہ السلام) کے زمانہ ہی میں بھی مسجدوں میں ہوتے تھے۔ (مراۃ المناجیح ج ۷ ص ۲۶۳، ضیاء القرآن)) اور ﴿۹﴾ سب سے رَذیل (یعنی کمینہ ترین) شخص کو قوم کا سردار بنالیا جائے اور ﴿۱۰﴾ کسی شخص کے شَر سے بچنے کیلئے اُس کی عزّت کی جائے اور ﴿۱۱﴾ شرابیں پی جائیں اور ﴿۱۲﴾ ریشم پہنا جائے اور ﴿۱۳﴾ **گانے والیوں** اور ﴿۱۴﴾ **آلاتِ مُوسیقی** کو رکھا جائے اور ﴿۱۵﴾ اِس اُمّت کے بعد والے پہلوں کو بُرا کہیں، اُس وقت لوگوں کو **سُرخ آندھیوں** یا زلزلوں یا زمین میں دھنسنے یا چہروں کے مَسخ یا پتّھر برسنے کا اِنتِظار کرنا چاہیے۔ (سنن الترمذی ج ٤ ص ۸۹۔۹۰، حدیث ۲۲۱۷،۲۲۱۸ دارالفکر بیروت)

فرمانِ مصطفےٰ(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

یاد رکھئے! مُوسیقی والے گانے سننا گناہ ہے بلکہ کہیں سے اس کی آواز آرہی ہو تو وہاں سے ہٹ جانا اور نہ سننے کی بھرپور کوشش کرنا ضروری ہے چُنانچہ حضرتِ علاّمہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی فرماتے ہیں: ''بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی حرام ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر **واجب** ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے۔'' (رَدُّ المُحتار ج۹ ص۶۵۱ دارالمعرفة بیروت)

مُوسیقی کی آواز سے بچنا واجب ھے

حضرتِ سیِّدُنا علاّمہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''(لچکے توڑے کے ساتھ) ناچنا، مذاق اُڑانا، تالی بجانا، سِتار کے تار بجانا، بَربط، سارنگی، رباب، بانسری، قانون، جھانجھن، بِگل بجانا، مکروہِ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام) ہے کیونکہ یہ سب کفّار کے شِعار ہیں، نیز بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی **حرام** ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجِب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے''۔

(ایضاً ص۶۵۱)

مُوسیقی کی آواز آتی ہو تو ہٹ جائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوں ہی موسیقی کی آواز آئے تو ممکنہ صورت میں فوراً کانوں میں اُنگلیاں داخِل کر کے وہاں سے دُور ہٹ جانا چاہئے۔ اگر اُنگلیاں تو کانوں میں ڈال دیں مگر وَہیں کھڑے یا بیٹھے رہے یا معمولی سا پرے ہٹ گئے تو **مُوسیقی** کی آواز سے بچ نہیں سکیں گے۔ اُنگلیاں کانوں میں ڈال کر نہ سہی مگر کسی طرح بھی مُوسیقی کی آواز سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا واجِب ہے۔ اگر کوشش نہیں کریں گے تو ترکِ واجِب کا گناہ ہوگا۔

آہ! آہ! اب تو سیّاروں، طیّاروں، مکانوں، دُکانوں، ہوٹلوں، چوراہوں اورگلیوں بازاروں میں جس طرف بھی جایئے موسیقی کی دُھنیں سنائی دیتی ہیں۔ گانے جاری ہونے کی صورت میں ہوٹل میں کھانے پینے کی ہرگز ترکیب نہیں کرنی چاہئے۔

فون کی میوزیکل ٹیونز سے توبہ کیجئے

افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل مذہبی نظر آنے والے افراد کے موبائل

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

فون میں بھی مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اکثر میوزیکل ٹیون ہوتی ہے اور یہ ناجائز ہے۔ جس کے فون میں **میوزیکل ٹیون** ہو اُس کیلئے ضروری ہے کہ ابھی اور اِسی وقت توبہ بھی کرے اور ہاتھوں ہاتھ اپنی اِس منحوس ٹیون کو ہمیشہ کیلئے خَتْم کر دے۔ ورنہ جب جب یہ **میوزیکل ٹیون** بجے گی خود بھی سننے کی آفت میں پڑے گا اور دوسرا مسلمان بھی اگر سُننے سے بچنے کی کوشش نہیں کریگا تو پھنسے گا۔

واقعی حالات ناگُفتہ بِہ ہیں جو لوگ حسّاس ہوتے ہیں ان کیلئے مُوسیقی کے مُعاملہ میں سخت امتحان کا دَور ہے۔ میں ایک اسلامی بھائی کو جانتا ہوں جس کا مکان بازار کے ساتھ ہونے کے سبب **وقتاً فوقتاً** **مُوسیقی** کے ساتھ گانوں کی آوازیں آتی رہتی ہیں، بے چارہ کبھی اِس کمرہ میں پناہ لیتا ہے تو کبھی اُس کمرہ میں، پھر بھی آواز آتی ہے تو دروازے کھڑکیاں بند کر کے بچنے کی سعی کرتا ہے۔ ایسوں کا مذاق اُڑانے کے بجائے ہر ایک مسلمان کو **مُوسیقی** کی آواز سے بچنے کی بھرپور کوشش کر کے اپنی آخرت کیلئے بھلائی کا سامان کرنا چاہیے۔ مُوسیقی کی آواز سے بچنے کیلئے **ہیڈ فون** بھی کار آمد ہے، ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ضرورتاً

کانوں میں روئی یا فوم کے ٹکڑے رکھ دیئے جائیں۔ فوم کے ٹکڑے مختلف انداز (یا مختلف ناموں مثلاً FOAM EAR PLUG) وغیرہ میں مخصوص میڈیکل اسٹور سے بھی مل سکتے ہیں۔ بیان کردہ احتیاطوں پر عمل کرنے کو میں واجب نہیں کہتا۔ نیز مُوسیقی کی آواز آنے کی وجہ سے اپنا گھر چھوڑ کر بھاگنے یا بسوں وغیرہ کا سفر ناجائز ہونے کا حکم بھی نہیں لگاتا کہ فی زمانہ اِس میں شدید حرج ہے۔ بس مُوسیقی کی آواز کو دل میں بُرا جانتے ہوئے جس سے جس طرح بن پڑے بچنے کی کوشش کر کے ثواب کمائے۔

گانوں کے 35 کُفریہ اشعار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا **حرام** اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ **افسوس!** اب تو **فلمی گیت** لکھنے اور گانے والے اتنے بے لگام ہو گئے ہیں کہ انہوں نے **ربِّ کائنات،** خالقِ ارض و سمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ پر بھی اعتراضات شُروع کر دیئے ہیں۔ اپنی دکانوں اور ہوٹلوں میں گانے بجانے والوں، اپنی بسوں اور کاروں میں **فلمی گیت**

چلانے والوں، شادیوں میں ریکارڈنگ کرکے بستروں پر سسکتے پڑوسی مریضوں اور نیک ہمسایوں کی آہیں لینے والوں اور بے سوچے سمجھے گانے گُنگنانے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی فلمی گانوں میں شیطٰن نے کیا کیا زہر گھول ڈالا ہے! اور لوگوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنّمی اور ناری بنانے کیلئے کس قَدَر عیّاری و مکّاری کے ساتھ ساز و آواز کے جادو کا جال بچھا ڈالا ہے۔ میرا دل گھبراتا ہے، زَبان حیا سے لڑکھڑاتی ہے مگر ہمّت کر کے اُمّتِ مسلمہ کی بہتری کیلئے گانوں میں بولے جانے والے 35 **کُفرِیَہ اَشعار** نُمونتاً پیش کرتا ہوں:۔

(۱) سِیپ کا موتی ہے تُو یا آسماں کی دھول ہے
تُو ہے قدرت کا کرِشمہ یا خُدا کی بھول ہے

اس شِعر میں مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو **بھولنے** والا مانا گیا ہے جو کہ **صریح کُفر** ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھولنے سے پاک ہے۔ چُنانچِہ پارہ 16 سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 52 میں ارشاد ہوتا ہے:

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی ﴿۵۲﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: میرا رب (عزَّوَجلَّ) نہ بہکے نہ بھولے۔ (پ ۱۶ طٰہٰ ۵۲)

(۲) دل میں تجھے بٹھا کر کرلوں گی بند آنکھیں

پوجا کروں گی تیری دل میں رہوں گی تیرے

اِس میں اپنے مجازی محبوب کی **پوجا** کرنے کے عَزْم کا اظہار ہے جوکہ **کفر** ہے۔

(۳) ہائے! تجھے چاہیں گے

اپنا خدا بنائیں گے

اس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور کو خدا بنانے کا عَزْم ظاہر کیا گیا ہے جوکہ **صَریح کفر** ہے۔

(٤) دل میں ہو تم آنکھوں میں تم بولو تمہیں کیسے چاہوں؟

پوجا کروں یا سجدہ کروں جیسے کہو ویسے چاہوں؟

اِس میں اپنے مجازی محبوب کی **پوجا** کی اجازت مانگی گئی ہے جوکہ

کُفْر ہے اور **سجدہ** کا بھی اِذن طلب کیا ہے، غیرِ خدا کو سجدۂ تعظیمی حرام اور سجدۂ عبادت **کُفْر** ہے۔

(۵) تمہارے سوا کچھ نہ چاہت کریں گے کہ جب تک جئیں گے مَحبّت کریں گے

سزا رب جو دے گا وہ **منظور** ہو گی بس اب تو تمہاری **عبادت** کریں گے

اِس شِعْر کے مِصْرَع ثانی میں ۲ دو **صَرِیح کُفْرِیّات** ہیں (۱) **اللہ** **توّاب** عزَّوَجلَّ کے **عذاب کو ہلکا** جانا گیا ہے (۲) غیرِ خدا کی **عبادت** کے عَزْم کا اِظہار ہے۔

(۶) یا رب تُو نے یہ **دل توڑا** کس موسم میں؟

''اِس مِصْرَع میں **اللہ** تعالٰی پر **اِعتِراض** کا پہلو نُمایاں ہے اِس لئے **کُفْر** ہے اگر **اِعتِراض** ہی مقصود تھا تو **قائل کافِر و مُرتَد ہو گیا**۔

(۷) کیسے کیسے کو دیا ہے **ایسے ویسے** کو دیا ہے

اب تو **چھپّر پھاڑ** مولا اپنی **جَھولی جھاڑ** مولا

اِس شِعْر کے پہلے مِصْرَع میں **اِعتِراض** کا پہلو نُمایاں ہے جو کہ **کُفْر**

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

ہے اور اگر **اِعتِراض** ہی مقصود تھا تو **قائل کافر** ہے۔ یونہی مصرعِ ثانی میں ''چَھپّر پھاڑنا اور جَیبیں جھاڑنا'' اگرچہ مُحاوَرتاً بھی بولا جاتا ہے لیکن خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی مبارک شان میں **سَخت ممنوع** ہے اور اگر **اللہ** تعالیٰ کو اَجسام کی طرح جسم والا ماننا اور اسے جَیب والا لباس پہننے والا اِعتِقاد کیا تو **صریح کفر** ہے۔ ربّ کائنات عَزَّوَجَلَّ جسم وجسمانیات سے پاک ہے۔

(۸) بے چینیاں سمیٹ کر سارے جہان کی
جب کچھ نہ بن سکا تو مرا دل بنا دیا

اِس شِعر کے مِصرَعِ ثانی کے ان اَلفاظ ''**جب کچھ نہ بن سکا**'' میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو '**عاجِز و بے بس**' قرار دیا گیا ہے جو کہ **صریح کُفر** ہے۔

(۹) دنیا بنانے والے **دنیا میں آکے دیکھ**
صدمے سہے جو میں نے **تُو بھی اُٹھا کے دیکھ**

یہ شِعر کئی **کفریات کا مجموعہ** ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ پر واضح اعتِراض اور اس کی توہین ہے۔

(۱۰) دنیا بنانے والے کیا تیرے من میں سمائی؟

تو نے کاہے کو دنیا بنائی؟

اِس شِعر میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتِراض** کا پہلو نُمایاں ہے اس لئے **کفر** ہے۔

(۱۱) اے خدا ان حَسِینوں کی پتلی کمر کیوں بنائی؟

تیرے پاس مِٹّی کم تھی یا تُو نے رشوت کھائی (معاذ اللہ عزوجل)

مذکورہ شِعر میں تین صریح **کُفریات** ہیں: (۱) اِس میں ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ سِتُودہ صِفات پر **پتلی کمر** بنانے پر **اعتِراض** (۲) اِس پر عاجِز و بے بس ہونے کا اِلزام اور (۳) رِشوت کھانے کا اِتّہام (یعنی تُہمت) ہے۔

(۱۲) اِس حور کا کیا کریں جو ہزاروں سال پُرانی ہے

مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں **جنّتی حور کی کُھلی توہین** ہے، جنّت یا **جنّت** کی کسی بھی نعمت کی توہین **صریح کفر** ہے۔

(۱۳) حَسِینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے

خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔

مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِس شعر کے دوسرے مِصْرَع میں کہا گیا ہے: "خدا عَزَّوَجَلَّ **بھی نہ جانے**" یہ بات **صَریح کفر** ہے۔

(۱٤) خدا بھی **آسماں سے** جب زمیں پر **دیکھتا ہوگا**

میرے محبوب کو **کس نے بنایا سوچتا ہوگا**

اس شعر میں مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کئی کفریات ہیں ﴿۱﴾ **جب دیکھتا ہوگا** اِس کا مطلب یہ ہوا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہر وَقت نہیں دیکھتا ﴿۲﴾ اِس بے حیا کے محبوب کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے نہیں بنایا مَعاذَاللہ اُس کا کوئی اور خالق ہے ﴿۳﴾ کس نے بنایا یہ بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو نہیں معلوم ﴿٤﴾ سوچتا ہوگا ﴿۵﴾ خدا عَزَّوَجَلَّ آسمان سے دیکھتا ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ **مکان** اور **سَمت** سے پاک ہے۔
بہرحال یہ شعر **کفریات** کا مَلغُوبہ ہے اِس میں ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی طرف جَہالت اور مُحتاجی کی نسبت ہے کسی اور کو خالِق ماننا ہے اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی خالِقیّت کا انکار ہے، وہ ہر وقت ہر لمحہ ہر شے کو ملاحظہ فرما رہا ہے۔ شعر میں ان

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اَوصاف کا انکار ہے۔ یہ سب قطعاً اجماعاً **کفریات** ہیں۔ قائل **کافرو مرتد** ہو گیا یونہی خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے لئے **مکان** ثابت کیا ہے یہ بھی **کفر** ہے۔

(۱۵) رب نے مجھ پر **ستم کیا ہے**

زمانے کا غم مجھے دیا ہے

اِس شِعر میں دو **کفریات** ہیں (۱) مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ظالم ٹھہرایا گیا اور (۲) اُس پر اعتِراض کیا گیا ہے۔

(۱٦) تجھ کو دی صورت پری سی دل نہیں تجھ کو دیا

ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا؟

اِس شِعر میں دو صریح **کفریات** ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **ظالم** کہا گیا ہے (۲) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتِراض** کیا گیا ہے۔

(۱۷) او میرے رَبّا رَبّا رے رَبّا یہ کیا غضب کیا

جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنا دیا

اِس کفریات سے بھر پور شعر میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتِراض** اور اس کی **توہین** ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

(۱۸) اب آگے جو بھی ہو انجام دیکھا جائے گا
خدا تراش لیا اور بندگی کر لی!

اس شِعر کے مِصْرَعِ ثانی میں **دو صریح کفر** ہیں: (۱) مخلوق کو خدا کہنا (۲) پھر اس کی بندَگی یعنی عبادت کرنا۔

(۱۹) میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں
قسم خدا کی، خدا بن کے آپ رہتے ہیں!

اِس شِعر کے مصرعِ ثانی میں **غیرِ خدا کو خدا** کہا گیا ہے۔ یہ **صریح کفر** ہے۔

(۲۰) کسی پتّھر کی مُورت سے مَحَبَّت کا ارادہ ہے
پرستِش کی تمنّا ہے عبادت کا ارادہ ہے

اس شِعر میں **پتّھر کے بُت کی پوجا کی تمنّا اور نیّت کا اظہار ہے** جو کہ **کُھلا کفر** ہے۔ کیوں کہ ارادۂ کفر بھی **قطعی کفر** ہے۔ اِس شعر میں اپنے لئے **کُفْر** پر رِضامندی بھی ہے یہ بھی **صریح کفر** ہے۔

(۲۱) مجھے بتاؤ جہاں کے مالِک یہ کیا نظارے دکھا رہا ہے
ترے سُمندر میں کیا کمی تھی کہ آج مجھ کو رُلا رہا ہے

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اِس شعر میں **اللہ** تبارَک وَ تعالیٰ پر **اِعتِراض** کا پہلو نُمایاں ہے اِس لئے **کُفر** کا حکم ہے۔ اور اگر شاعر یا جو پڑھے اُس کی مُراد **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اِعتِراض** ہو تو **صریح کُفر** ہے اور وہ **کافِر و مُرتَد** ہو جائیگا۔

(۲۲) ہر دُکھ کو ہے گلے لگایا، ہر مشکل میں ساتھ نبھایا
ان کی کیا تعریف کروں میں، فرصت سے ہے رب نے بنایا

اِس شعر میں **فرصت سے ہے رب نے بنایا** کے الفاظ کفریہ ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے "**فُرصت**" کا لفظ بولنا **کُفر** ہے۔

(۲۳) اے خُدا بہتر ہے یہ کہ **تُو چُھپا** پردے میں ہے
بیچ ڈالیں گے **تجھے** یہ **لوگ** اِسی **چکّر** میں ہیں

اس شِعر میں **ربُّ العٰلَمِین** جَلَّ جلالُہٗ کو مجبور و بے بس اور دھوکہ کھا جانے والا کہا گیا ہے جو کہ اللّٰہُ ربُّ العٰلَمِین کی **کھلی توہین** ہے۔ اور اللّٰہُ المبین کی توہین **کفر** ہے۔

(۲٤) اب یہ جان لے لے یارب، یا ایمان لے لے یارب
دو جہان لے لے یارب، یا خدا! فَنا فَنا یہ دل ہوا فَنا

اِس شعر کے اِس حصّے **ایمان لے لے یارب** میں ایمان چلے جانے یعنی کافر ہوجانے پر راضی ہونا پایا جارہا ہے جو کہ **کفر** ہے۔ ''فتاوٰی تاتارخانیہ'' میں ہے: ''جو اپنے کفر پر راضی ہوا تحقیق اُس نے **کفر** کیا۔ (فتاوٰی تاتارخانیہ، ج ۵ ص ٤٦٠)

(۲۵) جب سے ترے نیناں مِرے نینوں سے لاگے رے
تب سے دیوانہ ہوا سب سے بیگانہ ہوا
رب بھی دیوانہ لاگے رے

اِس شعر کے اِس حصّے **رب بھی دیوانہ لاگے رے** میں شاعرِ بے بَصائر کے دعوے کے مطابق اس کو خداوندِ قدّوس عَزَّوَجَلَّ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **دیوانہ** لگ رہا ہے۔ یقیناً یہ اُس عَزَّوَجَلَّ کی شانِ عالی میں کُھلی گالی اور کُھلا کُھلا **کُفر وارتداد** ہے۔ فتاوٰی تاتارخانیہ میں ہے: ''جو **اللہ** کو ایسے وَصف (یعنی پہچان یا خاصیّت) سے مَوصوف کرے جو اُس کی شان کے لائق نہیں یا **اللہ** تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی نام کا یا اس کے اَحکام میں سے کسی حکم کا مذاق اُڑائے یا اُس کے وعدے یا وَعید کا انکار کرے تو ایسے آدمی کی **تکفیر** کی جائے گی یعنی اُس کو **کافر** قرار دیا جائے گا۔

(فتاوٰی تاتارخانیہ، ج ۵ ص ٤٦١)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(۲۶) جو بھرتا نہیں وہ زخم دیا ہے مجھ کو، نہیں پیار کو بدنام تو نے کیا ہے

جسے میں نے پُوجا مسیحا بنا کر، نہ تھا یہ پتا پتّھروں کا بنا ہے

اِس شعر میں اپنے مجازی محبوب کو **پوجنے** یعنی اُس کی **عبادت** کرنے کا اقرار ہے اور شاعر اس **کفر** کا اقرار کر رہا ہے اور **کفر** کا اقرار بھی **کفر** ہے۔ اگر مذاقاً ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ صدرُ الشَّریعه، بدرُ الطَّریقه، علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو بطورِ **تَمَسْخُر** اور **ٹھٹّھا** (یعنی مذاق مسخری میں) کفر کریگا وہ بھی **مُرتَد** ہے اگرچہ کہتا ہے کہ (میں) ایسا اعتِقاد (یعنی عقیدہ) نہیں رکھتا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۶۳، دُرِّمُختار ج ۶ ص ۳۴۳)

(۲۷) رکھوں گا تمہیں دھڑکنوں میں بسا کے

تمہیں چاہتوں کا خدا میں بنا کے

بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ وَحدہٗ لاشریک ہے۔ بیان کردہ شعر میں بندے کو ''چاہتوں کا خدا'' مانا گیا ہے جو کہ کُھلا **کفر و شرک** ہے۔

(۲۸) تم سا کوئی دوسرا اس زمیں پہ ہوا تو رب سے شکایت ہوگی

تمہاری طرف رُخ غیر کا ہوا تو قِیامت سے پہلے قِیامت ہوگی

فرمانِ مصطفےٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

اِس شعر میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتراض** کرنے کے ارادہ کا اظہار ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتراض** کرنا **کفر** ہے۔

(۲۹) مَحَبَّت کی قسمت بنانے سے پہلے — زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا
مَحَبَّت پہ یہ ظلم ڈھانے سے پہلے — زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

(۳۰) تجھے بھی کسی سے اگر پیار ہوتا — ہماری طرح تُو بھی قسمت کو روتا
یہ اشکوں کے مَیلے لگانے سے پہلے — زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

(۳۱) مرے حال پر یہ جو ہنستے ہیں تارے — یہ تارے ہیں تیری ہنسی کے نظارے
ہنسی میرے غم کی اُڑانے سے پہلے — زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

(۳۲) زمانے کے مالک یہ تجھ سے گلہ ہے — خوشی ہم نے مانگی تھی رونا ملا ہے
گِلہ میرے لب پہ بھی آنے سے پہلے — زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

مذکورہ اشعار **اللہُ ربُّ العٰلمین** جَلَّ جَلالُہٗ کی **توہین** سے بھرپور ہیں، ان اشعار میں کم از کم **پانچ کُھلے کفریات** ہیں ﴿۱﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے **رونا** ممکن مانا گیا ہے ﴿۲﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو **ظالم** کہا گیا ہے ﴿۳﴾ اسے **محکوم** مانا گیا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہے ﴿۴﴾ اس کو کسی کے رنج وغم اور بے بسی پر **ہنسی اُڑانے** والا قرار دیا گیا ہے اور ﴿۵﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتراض** کیا گیا ہے۔

(۳۳) میں پیار کا پجاری مجھے پیار چاہئے

رب جیسا ہی مجھے سُندر یار چاہئے

اس شعر میں **دو کفریات** ہیں ﴿۱﴾ غیرِ خدا کی **پوجا** یعنی عبادت کا اقرار ہے ﴿۲﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرح کسی اور کا ہونا ممکن مانا گیا ہے۔ قرانِ مجید فرقانِ حمید پارہ 25 سورۂ شُوریٰ، آیت نمبر 11 میں اللّٰہُ ربُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے۔

لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ⑪

ترجمۂ کنزالایمان: اس جیسا کوئی نہیں اور وُہی سنتا دیکھتا ہے۔

صَدْرُ الشَّریعه، بَدْرُ الطَّریقه حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی **بہارِ شریعت** میں لکھتے ہیں: ''**اللہ** ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں نہ ذات میں نہ صِفات میں نہ افعال میں نہ اَحکام میں نہ اَسْماء (یعنی ناموں) میں۔''

(بہارِ شریعت حصہ اوّل ص ۱۷ مکتبۃ المدینہ)

(۳۴) حُسن خدا ہے حُسن نبی ہے حُسن ہے ہر گلزار میں
حُسن نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہے اس سارے سنسار میں

شاعرِ بے باک نے ''حُسن'' کو خدا کہا ہے اور یہ **کفر** ہے۔

(۳۵) قسمت بنانے والے ذرا سامنے تو آ
میں تجھ کو یہ بتاؤں کہ دنیا تری ہے کیا؟

مذکورہ شعر میں کئی **کفریات** ہیں: ﴿۱﴾ عذابِ نار کے حق دار شاعرِ ناہنجار کا **اللّٰہُ غفّار** عزوجل کو مخاطب کر کے اس طرح کہنا: ''ذرا سامنے تو آ'' **اللہ** تعالٰی کو مقابلہ کیلئے چیلنج کرنا ہے اور یہ اللّٰہُ ربُّ العٰلمین جَلَّ جلالُہٗ کی **سخت توہین** ہے اور ربِّ مُبین عَزَّوَجَلَّ کی توہین **کفر** ہے ﴿۲﴾ ''میں تجھ کو بتاؤں کہ دنیا تری ہے کیا؟'' کہہ کر **اللہ** تعالٰی پر **اعتراض** کیا گیا ہے اور یہ بھی **کفر** ہے اور ﴿۳﴾ تیسرا کفریہ ہے کہ اس میں **اللہ** تعالٰی کیلئے **لاعلمی کا پہلو** بھی شاعر مان رہا ہے یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو نہیں معلوم شاعر اسے بتائے گا۔ نعوذباللہ تعالٰی

ایمان برباد ہوگیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! **قطعی کفر** پر مبنی ایک بھی شعر جس

نے دلچسپی کے ساتھ پڑھا، سنایا گایا وہ کفر میں جاپڑا اور اسلام سے خارِج ہو کر **کافرِ مُرتَد** ہو گیا، اس کے تمام نیک اعمال اَکارت ہو گئے یعنی پچھلی ساری نمازیں، روزے، حج وغیرہ تمام نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ شادی شُدہ تھا تو **نکاح بھی** ٹوٹ گیا اگر کسی کا **مُرید** تھا تو بیعت (بَے۔عَت) بھی خَتْم ہو گئی۔ اس پر **فَرْض** ہے کہ اُس شِعر میں جو **کفر** ہے اُس سے **فوراً** توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے **مسلمان** ہو۔ **مُرید** ہونا چاہے تو اب نئے سرے سے کسی بھی جامِعِ شرائط پیر کا مُرید ہو اگر سابِقہ بیوی کو رکھنا چاہے تو دوبارہ نئے مہر کے ساتھ اُس سے **نکاح** کرے۔

جس کو یہ شک ہو کہ آیا میں نے اِس طرح کا شِعْر دلچسپی کے ساتھ گایا، سنایا پڑھا ہے یا نہیں مجھے تو بس یوں ہی فِلمی گانے سننے اور گُنگُنانے کی عادت ہے تو ایسا شخص بھی **اِحتِیاطاً توبہ** کر کے نئے سرے سے مسلمان ہو جائے، **نیز تجدیدِ بَیعت** اور **تجدیدِ نکاح** کرلے کہ اسی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔

تجدیدِ ایمان کا طریقہ

اب میں آپ کی خدمت میں نئے سرے سے **ایمان** لانے کا طریقہ

عرض کرتا ہوں، دیکھئے! توبہ دل کی تصدیق کے ساتھ ہونی ضَروری ہے صِرْف زَبانی توبہ کافی نہیں۔ مَثَلاً کسی ایک نے **کُفْر** بک دیا اُس کو دوسرے نے اِس طرح توبہ کروادی کہ اُس کو معلوم تک نہیں ہوا کہ میں نے فُلاں **کُفْر** کیا ہے۔ جس سے میں اب توبہ کر رہا ہوں۔ اِس طرح توبہ نہیں ہو سکتی۔ بہر حال جس **کُفْر** سے توبہ مقصود ہے وہ اُسی وَقْت مقبول ہوگی جبکہ وہ اس **کُفْر** کو **کُفْر** تسلیم کرتا ہو، دل میں اُس **کُفْر** سے نفرت و بیزاری بھی ہو۔ **جو کُفْر سرزد ہوا توبہ میں اس کا تذکرہ** بھی ہو۔ مَثَلاً گانے کے اِس **کُفْرِیہ** مِصْرَعے "خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے" سے توبہ کرنا چاہتا ہے تو اِس طرح کہے: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ **میں نے یہ کُفْر بک دیا کہ "خدا بھی نہ جانے" میں اِس سے بیزار ہوں اور اس کُفْر سے توبہ کرتا ہوں۔**

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم۔ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) **کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد** صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) **کے رسول ہیں**۔ اِس طرح مخصوص کُفْر سے توبہ بھی ہوگئی اور **تجدیدِ ایمان** بھی۔

اگر مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کئی **کُفْرِیات** بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو یوں

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کہے: "**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ **! مجھ سے جو جو کُفریات صادِر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں۔**" پھر کلمہ پڑھ لے۔ (اگر کلمہ شریف کا ترجمہ معلوم ہے تو زبان سے ترجمہ دُہرانے کی حاجت نہیں) اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہے تو اسطرح کہے: "**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ **مجھ سے اگر کوئی کفر ہوگیا ہو تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں**" یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لیجئے۔

مَدَنی مشورہ: روزانہ ہی سونے سے قبل احتیاطی توبہ و تجدیدِ ایمان کر لینا چاہیے۔ یاد رکھئے! معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کا **کفر** پر خاتمہ ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنّم کی آگ میں جلتا اور عذاب پاتا رہے گا۔

تجدیدِ نکاح کا طریقہ

تجدیدِ نِکاح کا معنیٰ ہے: "نئے مَہر سے نیا نِکاح کرنا"۔ اِس کیلئے لوگوں کو اِکٹھا کرنا ضروری نہیں۔ **نِکاح** نام ہے اِیجاب وقبول کا۔ ہاں بوقتِ نِکاح بطورِ گواہ کم از کم دو مَرد مسلمان یا ایک مَرد مسلمان اور دو مسلمان عورَتوں کا حاضِر ہونا لازِمی ہے۔ **خُطبہ نِکاح** شرط نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ خُطبہ یاد نہ ہو تو

اَعُوْذُ بِاللّٰه اور بِسمِ اللّٰه شریف کے بعد سورۂ فاتِحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی یا اُس کی رقم مَہر واجِب ہے۔ مَثَلاً آپ نے پاکستانی 786 روپے اُدھار مَہر کی نیت کرلی ہے (مگر یہ دیکھ لیجئے کہ مذکورہ چاندی کی قیمت پاکستانی 786 روپے سے زائد تو نہیں) تو اب مذکورہ گواہوں کی موجودَگی میں آپ ''اِیجاب'' کیجئے یعنی عورت سے کہیے: ''میں نے پاکستانی 786 روپے مَہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔'' عورت کہے: ''میں نے قَبول کیا۔'' نکاح ہوگیا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورت ہی خُطبہ یا سورۂ فاتِحہ پڑھ کر ''اِیجاب'' کرے اور مَرد کہے: ''میں نے قَبول کیا''، نِکاح ہوگیا۔ بعدِ نکاح اگر عورت چاہے تو مَہر مُعاف بھی کرسکتی ہے۔ مگر مَرد بِلا حاجتِ شرعی عورت سے مَہر مُعاف کرنے کا سُوال نہ کرے۔

حالتِ اِرتِداد میں ہونے والے نِکاح کا مسئلہ

مُرتَد ہو جانے کے بعد کوئی شخص اگرچہ بظاہر نیک راستے پر آگیا،

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

داڑھی، زلفوں، عمامے اور سنّتوں بھرے لباس سے بھی آراستہ ہو گیا مگر اُس نے اپنے اُس کفر سے توبہ وتجدیدِ ایمان نہ کیا تو بدستور مُرتد ہے، توبہ وتجدیدِ ایمان سے پہلے جو بھی نیک عمل کیا وہ مقبول نہیں، بیعت کی تو نہ ہوئی، یہاں تک کہ اگر نکاح بھی کیا تو نہ ہوا۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد **11** صَفحہ **153** پر فرماتے ہیں: "مَعاذَاللہ اگر مرد یا عورت نے پیش از نکاح (یعنی نکاح سے قبل) **کُفرِ صریح** کا ارتِکاب کیا تھا اور بے توبہ و (نئے سرے سے قبولِ) اسلام اُن کا **نِکاح** کیا گیا تو قطعاً نکاح باطل، اور اس سے جو اولاد ہوگی وَلَدُ الزِّنا، اسی طرح اگر بعدِ نکاح اُن میں کوئی مَعاذَاللہ **مُرتد** ہو گیا اور اس کے بعد کے جِماع سے اولاد ہوئی تو وُہ بھی **حرامی** ہوگی۔" لہٰذا کسی نے **اِرتِداد** کے بعد اگر **نِکاح** کیا ہو اور **نکاح** کے بعد اگرچہ **توبہ وتجدیدِ ایمان** کر چکا ہو تو بھی اب نئے سرے سے **نِکاح** کرنا ہوگا۔ اِس کیلئے دھوم دھام شرط نہیں، گھر کی چاردیواری میں بھی **نکاح**

ہوسکتا ہے۔ اِسکا طریقہ آگے گزر چکا ہے۔ ہاں اگر لوگوں کے سامنے **مُرتَد** ہوا تھا اور پھر اِسی حال میں **نِکاح** کیا تھا تو پھر سب کے سامنے **توبہ وتجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح** کرنا ہوگا۔ حدیث پاک میں ہے: **رسولِ کریم** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم کوئی گناہ کرو تو اس سے توبہ کرلو، اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ یعنی پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ گناہ کی توبہ علانیہ۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی ج۲۰ ص ۱۵۹ حدیث ۳۳۱ ،دار احیاء التراث العربی بیروت)

احتیاطی تجدیدِ ایمان کب کب کریں؟

مَدَنی مشورہ ہے روزانہ کم از کم ایک بار مَثَلاً سونے سے قَبل (یا جب چاہیں) **اِحتیاطی توبہ وتجدیدِ ایمان** کر لیجئے اور اگر بَآسانی گواہ دستیاب ہوں تو میاں بیوی توبہ کر کے گھر کے اندر ہی کبھی کبھی اِحتِیاطاً **تجدیدِ نکاح** کی ترکیب بھی کرلیا کریں۔ ماں، باپ، بہن، بھائی اور اَولاد وغیرہ عاقِل وبالِغ مسلمان مرد و عورت **نِکاح** کے گواہ بن سکتے ہیں۔ **احتیاطی تجدیدِ نکاح بالکل مفت ہے اس کے لئے مَہر کی بھی ضَرورت نہیں۔**

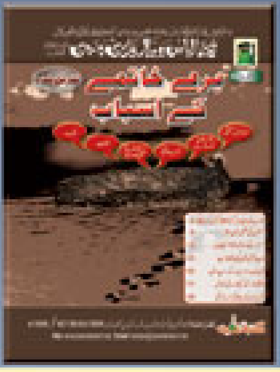

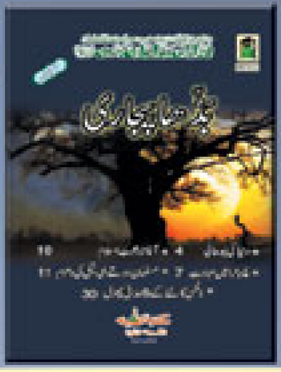

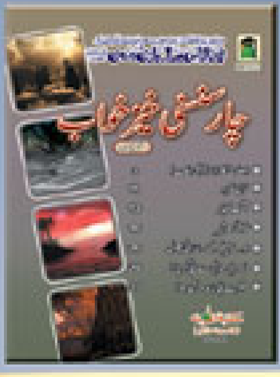

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافِلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ، ضیاء مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net